

دینیت نہیں رکھتے کہ جہاں سے مشرقی پاکستان کو بچال دیش بنانے والی زہری ذہنیت کی فوچس تربیت پا کر برآمد ہوا کرتی ہیں۔

جزل پروزہ مشرف، بیک وقت سات اعلیٰ ترین عبدوں پر فائز ہیں، گویا ہفت کشور کے مالک ہیں — لیکن یہ جو کچھ ان کے عبد حکومت میں ہو رہا ہے، اس سے بظاہر تو بھی محسوس ہوتی ہے کہ اس ملک کے اداروں اور اس ملک کے مستقبل کا سودا طے پار رہا ہے۔ گنتی کی چند قادیانی یور و کریم نے آئی ایم ایف اور ولہ بینک کی مدد سے ایک ایسی بساط بچھائی ہے کہ جس پر ملک کے اسلامی شخص، آئین، قانون، ملکی سلامتی، عدل، انصاف اور حب الوطنی کی دینیت پہنچنے ہوئے مہروں کی ہدایتی گئی ہے۔ جزل صاحب! اس ملک کو، اس کی معیشت کو، اس کے تعلیمی شعبے کو اور اس کے انتظامی تکمیلوں کو قادیانی شاطروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جاسکتا۔ نہ ایسا کبھی ہونے دیا گیا، نہ آئندہ ایسا ہو گا۔ کاش! آپ اس حقیقت سے، حالات کی "زبانی"، اتفق ہونے کی بجائے، ملکی تاریخ کے پچاس سالہ اوقات کی "زبانی"، اتفاق ہو جائیں۔ کیا جزل صاحب کے عسکری پشتیانوں، عدالتی مہریانوں اور انتظامی دربانوں میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو انہیں بتا سکے کہ "محمد کی خلافی دین حق کی شرط اول ہے" اور..... دین کے خداوں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خداوں کی تازبرداری، ملک کی خداری سے کہیں بڑھ کر بھی اسک جرم ہے۔ ایک ایسا جرم، جس کی سزا جلد یاد بریل کے رہتی ہے۔

### جزل مشرف کا دورہ بھارت

گزرش ماہ صدر مملکت جزل مشرف نے بھارت کا طوفانی دورہ کیا۔ بھارت جانے سے پہلے وہ ملکی اور غیر ملکی ذراائع مبالغہ کا اہم ترین موضوع بنے رہے۔ اداریوں، کالموں، تجزیوں اور خبروں پر چھائے رہے۔ لیکن آنے کے بعد مظہر کسر تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے بھارت پہنچ کر، مسئلہ کشمیر کو جس طرح اپنی جارحانہ نتائجوں کا مرکز و مخور بنایا، اس کے نتیجے میں پڑی ای اور حسین فطری امر تھا۔ عوام نے ان کی ملتگوں کے نتیجے میں جو امیدیں اور آرزوئیں ان سے وابستہ کی تھیں، مذاکرات کی تاکامی نے ان پر پانی پھیردیا اور ملک کی سیاسی و قومی فضاء پر پھر مایوسیوں کے بادل چھائے۔ ہم نے گزرش شمارے میں بھی عرض کیا تھا کہ مذاکرات کے نتیجے ہونے کے توی امکانات ہیں۔ سو وہی ہوا، جس کا خدش تھا۔

بھارت مسئلہ کشمیر پر اپنی رائے کے ملاوہ کوئی دوسری بات مانتا تو درکار سننا بھی گوار نہیں کرتا..... وہی "اٹوٹ اگنگ" کا دیکھاں اور بھاٹاں۔ میڈیا نے جزل صاحب کو بہرہ اور فائی جبکہ عوام نے مٹاڑ ہو کر نہیں ایک جری اور بہادر انسان قرار دیا..... مگر دن گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے جذبات سرد ہوتے گئے اور ان پر حزن و یاس کی اوس پڑتی چلی گئی۔ جرنلی سیاست کے بعض باریک میں تجویز ہنگاروں کا کہتا ہے کہ غلق خدا کے خوف اور سیاسی جماعتوں کی حکومت مخالف تحریک کو تاکام بنانے کیلئے مذاکرات کو تاکام بنادیا گیا۔